حالات مصنف اجابۃ الغوث بیان حال النقباء

نام و نسب:-

آپ کا نام سید محمد امین بن عمر بن عبد العزیز ہے۔ آپ کا نسب انتیس (29) واسطوں سے نواسۂ رسول حضرت امامِ حسین رضی اللہُ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ کا خاندان فضل و شرف میں مشہور تھا.

پیدائش :-

آپ کی ولادت 1198ھ مطابق 1784ء میں ملکِ شام کے دار الخلافہ دمشق میں ہوئی۔

حلیہ مبارک:-

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قد دراز، انگلیاں و اعضاء چوڑے تھے، رنگ سفید اور بال سیاہ تھے، سفید بال بہت کم تھے کہ اگر کوئی گننا چاہے تو باآسانی گن سکتا تھا۔

ابنِ عابدین سے شہرت :-

آپ **"ابنِ عابدین"** کے نام سے مشہور ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے جدِ اعلیٰ محمد صلاح الدین کثرتِ عبادت و ریاضت اور زہد و تقوی کی وجہ سے **"عابدین"** کے لقب سے معروف تھے اور آپ ہی اس خاندان کی شہرت کی اساس اور بنیاد ہیں چنانچہ اسی نسبت سے علامہ شامی "ابنِ عابدین" کہلاتے ہیں ۔

تعلیم و تربیت:-

ایک دفعہ آپ دکان پر بیٹھے قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہے تھے اتنے میں ایک بزرگ پاس سے گزرے۔ انہوں نے آپ کی قرأت کو ناپسند کیا اور کہا: ایک تو تم قرآن صحیح نہیں پڑھ رہے اور پھر بھرے بازار میں پڑھ رہے ہو جس کی وجہ سے دوسرے لوگ بھی گناہ گار ہو رہے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے درست قرآن پڑھنے کا ارادہ کیا اور حضرت سعید حموی شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے فنِ قرأت و تجوید سیکھی یہاں تک کہ اس فن میں ماہر ہو گئے۔ پھر مزید شوق بڑھا تو نحو، صرف اور فقہ شافعی پڑھی۔

فقہِ حنفی کی طرف توجہ:-

آپ کے ابتدائی شیخ سعید حموی رحمۃ اللہ علیہ شافعی تھے اسی لیے ابتداءً آپ کا میلان بھی فقہ شافعی کی طرف ہی تھا، پھر جب شیخ محمد شاکر بن علی العقاد حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ حنفی کے اصول اور ان کے جزئیات پڑھے اور آپ نے فقہ حنفی کو اختیار کیا۔

سلسلہ قادریہ سے نسبت:-

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاذِ محترم شیخ شاکر العقاد رحمۃ اللہ علیہ سے نہ صرف علمِ دین کے موتی سمیٹے اور ان کی تربیت میں رہ کر وقت کے امام بنے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سے سلسلہ قادریہ میں مرید بھی ہوئے اور ان سے خلافت بھی حاصل کی۔

استاذ کا ادب:-

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے سید علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے والد اپنے شیخ محمد شاکر العقاد رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ دمشق میں شیخ محمد عبد النبی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لیے گئے جب دونوں حضرات ان کے پاس پہنچے تو ان کے استاد تو وہاں بیٹھ گئے لیکن میرے والد اپنی عادت کے مطابق شیخ کے جوتے اٹھائے چوکھٹ پر کھڑے رہے، یہ دیکھ کر شیخ محمد عبد النبی نے شیخ شاکر العقاد سے کہا: اس سید زادے سے کہو کہ بیٹھ جائیں، یہ جب تک نہیں بیٹھیں گے میں بھی نہیں بیٹھوں گا، اس پر آلِ نبوت کا نور ہے اور بہت جلد اس کے علم و فضل سے تمام شہر فیض یاب ہوں گے۔ تب استاذ نے انہیں بیٹھنے کا کہا تو آپ بیٹھ گئے۔

شیوخ :-

کافی اساتذہ ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

1. شیخ محمد شاکر السالمی رحمۃ اللہ علیہ سے علمِ تفسیر ، حدیث، فقہ واصولِ فقہ اور دیگر علوم حاصل کئے۔
2. آپ نے علمِ تجوید شیخ سعید الحموی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔
3. شیخ امیر مصری ۔

تلامیذہ:-

چند مشہور تلامیذہ یہ ہیں:

1. شیخ عبد الغنی میدانی۔
2. شیخ حسن البیطار۔
3. احمد آفندی ۔
4. سید محمد آفندی۔

والدِ محترم کی شفقت:-

حصولِ علم کے لیے کتاب طالبِ علم کا حسن اور خوبی ہے اس کے بغیر عروج وبلندی کے زینے طے نہیں کر سکتا۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بہت ہی نیک سیرت اور پارسا آدمی تھے۔ آپ تجارت کے پیشے سے منسلک تھے۔ ایک دفعہ اپنے صاحب زادے سے شفقت ومحبت کا اظہار اس طرح فرمایا: تمہیں جس کتاب کی بھی حاجت ہو خرید لو پیسے میں دوں گا کیونکہ تم نے میرے اسلاف کی سیرت کا وہ پہلو زندہ کیا ہے جسے میں نے فوت کر دیا۔ اے میرے بیٹے! تمہیں اللہ پاک بہتر جزا عطا فرمائے۔

والدِ محترم کے لیے ایصالِ ثواب:-

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ محترم کا 1237ھ میں وصال ہوا۔ وصال کے بعد علامہ شامی کا معمول تھا کہ ہر رات سونے سے پہلے کچھ قرآنِ کریم پڑھ کر ان کی روح کو ایصال کرتے تھے۔ ایک مہینہ ہی گزرا تھا کہ مرحوم والد خواب میں آکر فرمانے لگے: اے میرے بیٹے اللہ پاک تجھے اس خیرات پر جزائے خیر دے جو ہر رات مجھے ہدیہ کرتا ہے۔

آپ کی والدہ بھی انتہائی نیک سیرت اور پارسا خاتون تھیں۔ علامہ شامی کے وصال کے دو سال بعد تک زندہ رہیں۔ بیٹے کے انتقال کے بعد آپ کا معمول تھا کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتیں اور اس کا ثواب اپنے لختِ جگر کو ایصال کرتی تھیں۔

آپ کے شب و روز کی تقسیم:-

آپ نے تدریس وافتاء اور تصنیف وتالیف کے لیے اوقات تقسیم کر رکھے تھے، عموماً رات کے وقت تصنیف وتالیف کرتے اور دن تدریس، فتاویٰ اور مطالعہ کے لیے وقف تھے۔ آپ انتہائی پرہیز گار اور متقی تھے، بہت کم سوتے، رمضان میں ہر رات ختم قرآن کرتے تھے۔ اللہ پاک نے آپ کو قبولِ عامہ عطا کیا تھا جس کی وجہ سے لوگ آپ کی بات مان لیتے تھے اور جس کو جو لکھ کر دیتے وہ یقیناً اس کے لیے باعثِ نفع ثابت ہوتا۔

علمی و تحقیقی خدمات:-

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی دینِ متین کی خدمت و اشاعت کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے میدان میں کارہائے نمایاں سر انجام دیئے اور قابلِ فخر کتب، حواشی اور شروحات تصنیف فرمائیں۔ آپ نے فقہ حنفی سے متعلق تیس کتابیں تالیف فرمائیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: (1)حاشیہ رَدُّالمُحتار علی الدرِ المُختار (2)حاشیہ مِنحۃ الخَالِق علی البَحرِ الرَّائِق (3)عُقُودُ رسمِ المُفتِی (4)نَظمُ الکَنز (5)رَفعُ التَّرَدُّد فی عَقدِ الاَصَابِع عند التَّشَہُّد مع ذَیلِہَا ۔

اصولِ فقہ پر چار کتابیں تحریر کیں: (1)نَشرُ العُرف فی بَناءِ بَعضِ الاَحکامِ عَلی العُرف (2) نَسماتُ الاَسحَار عَلی شَرحِ المَنار (3)حاشیہ کُبری عَلی شَرحِ اِفَاضَۃِ الاَنوَار (4)حاشِیہ عَلی شَرحِ التَقرِیرِ وَالتَعبِیر۔

علمِ تفسیر پر حاشِیہ عَلی تَفسِیرِ البَیضَاوِی لکھا۔

علمِ کلام وعقائد پر تین کتابیں لکھیں: (1)رَفعُ الاِشتِبَاہ عَن عِبَارَۃِ الاَشبَاہ (2)تَنبِیہُ الوُلاۃِ وَالحُکَّامِ عَلی اَحکامِ شَاتِمِ خَیرِ الاَنَامِ اَو اَحدِ اَصحَابِہٖ (3)اَلعِلمُ الظَّاہِر فِی نَفعِ النَّسَبِ الطَّاہِر ۔

تصوف میں دو کتابیں لکھیں: (1)اِجَابَۃُ الغَوثِ فِی بَیانِ حَالِ النُّقَبَاء (2)سل الحسام الہندی لنصرۃ مولانا خالد النقشبندی

علومِ عربیہ پر سات کتابیں لکھیں جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: (1)الفوائدُ العجیبۃ فی اعراب الکلمات الغریبۃ ، یہ علمِ نحو پر مشتمل ہے۔ (2)شرحُ الکافی فی العُروض والقَوافی ، یہ علمِ عروض پر مشتمل ہے۔ (3)مقامات فی مدح الشیخ شاکر العقاد ، یہ ادب پر مشتمل ہے۔ (4)حاشِیہ علی المُطول ، یہ علمِ بلاغت پر مشتمل ہے۔ سیرت پر قصۃ المولد النبوی لکھی۔ تاریخ سے متعلق ذیل سلک الدرر تحریر فرمائی اور علمِ حساب وہیئت پر مناہل السرور لمبتغی الحساب بالکسور لکھی۔

وصالِ پُر ملال :-

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال بروز بدھ 21 ربیع الاول 1252ھ میں ہوا۔ وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک 54 سال تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شہر دمشق کے قبرستان باب صغیر میں دفنایا گیا۔

آپ اپنے وقتِ وصال سے آگاہ تھے :-

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصال سے بیس دن پہلے شیخ علاؤالدین حصکفی صاحب در مختار اور محدثِ کبیر شیخ صالح الجینینی رحمۃ اللہ علیہما کی مزاروں کے قرب میں اپنے لیے ایک قبر بنوائی تھی، پھر آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو وہیں دفن کیا گیا۔

نمازِ جنازہ :-

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں اتنے لوگ تھے کہ ان سے پہلے کے جنازوں میں ایسا نہ دیکھا گیا یہاں تک کہ لوگوں کے ہجوم، نقصان اور لوگوں کا ایک دوسرے کو ایذا رسانی کی وجہ سے آپ کا جنازہ لوگوں کی انگلیوں کے پوروں پر اٹھایا گیا تھا، کثرتِ ہجوم کی وجہ سے حاکمِ شہر اور پولیس لوگوں کو دور کرنے لگی۔

آپ کا جنازہ جامع سنان پاشا میں پڑھا گیا، مسجد بھر جانے کے سبب باہر سڑک پر بھی جنازہ ادا کیا گیا۔ آپ کا جنازہ شیخ سعید الحلبی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھایا۔

آپ کے مزار کی برکات :-

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کی برکت کو بیان کرتے ہوئے لکھا گیا: وَقَبْرُہٗ مَشْھُوْرٌ ھُنَاکَ، عَلَیْہِ جَلَالَۃٌ یُقْصَدُ لِطَلَبِ الحَوائجِ وَ یُزَارُ یعنی آپ کی قبر مبارک وہاں مشہور ہے، قبر مبارک پر ہیبت و جلالت ظاہر ہوتا ہے۔ پریشانیوں کے حل کے لئے آپ کی قبر کی زیارت کی جاتی ہے[1]۔

(1) مولانا محمد شہروز عطاری ماہنامہ فیضان مدینہ۔
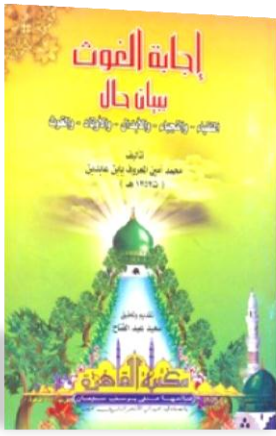
اجابۃ الغوث ببیان حال النقباء، والنجباء، والابدال، و الاوتاد، والغوث

سعید عبد الفتاح فرماتے ہیں: لفظ اجابۃ الغوث اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ ان سوالات کے جواب میں ہے جسے ان امور کے جاننے والے ان عارفین سے سے مستغیث (مدد کو طلب کرنے والے) نے پوچھا ہے جو اولیاء اللہ کے خلاف بات کرنے والوں کے رد میں راتیں گزار دی۔

لفظ الغوث کے معنی میں تین مطلب بیان فرماتے ہیں:

1. لفظ غوث سے مستغیث کی طرف اشارہ ہے اب مطلب یہ بنے گا (سائل کو نقباء، نجباء، ابدال ، اوتاد اور غوث کے متعلق جواب)۔
2. لفظ غوث مدد کرنے والے کی طرف اشارہ کرتا ہے اب مطلب یہ بنا (مجیب کا نقباء، نجباء، ابدال، اوتاد اور غوث کے متعلق جواب)۔
3. یہ مفہوم بھی درست ہے کہ آپ نے خود اپنے آپ کو جواب دیا ہو وہ اس طرح کہ آپ نے کسی سے اس متعلق سوالات کرنے کو کہا ہو تا پھر جوب ارشاد فرمایا ہو ایسا کرنا تبر کا تھا کیو کہ آپ کو ان چیزوں کے متعلق معلومات تھی[1]۔

سبب تالیف:-

مصنف علیہ رحمہ خطبۃ الکتاب میں اسکا سبب یہ بیان فرماتے ہے۔ مجھ سے بعض حضرات نے قطب کے بارت میں سوال کیا جو کہ ہر دور میں ہوتے ہے، اور یوں ہی ابدال، نقباء، نجباء کی تداد و تفصیل کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ تو میں نے اس موضوع پر ایک رسالہ میں کچھ مضامین کو جمع کیا، پھر ان حضرات اولیاء اللہ کی عالی بارگاہوں سے اجازت طلب کرنے، اور ان کی ارواح مقدسہ کو فاتحہ کا ثواب پہنچانے کے بعد اس سلسلے میں کچھ اور آپے بڑھا۔ اللہ تعالی سے اید ہے کہ وہ ان حضرات اولیاء اللہ کی عملی وروحانی خوشبوؤں سے ہمیں بھی (وافر) حصہ عطا فرمائے گا (یا ان ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے ہمیں بھی مستفید فرمائے گا)، اوران عظیم برکات سے ہمیں بھی نوازے گا۔ اور مستند ائمہ کے کلام اور جلیل القدر بزرگوں کی تصنیفات کے جو حوالے اس موضوع پر

---

(1) اجابۃ الغوث ببیان حال النقباء، والنجباء، و الابدال، و الاوتاد، والغوث ص 5 مکتبۃ القاھرۃ.

مجھے میسر آئے وہ میں نے اکٹھے کرلیے۔ اور میں نے اس مجموعہ کو چار ابواب اور ایک خاتمہ پر ترتیب دیا ہے۔اور میں نے اسکا نام " **اجابة الغوث ببيان حال النقباء ، والنجباء ، و الابدال ، و الاوتاد ، والغوث** " رکھا ہے ۔اور میں نے اسکا ایک نسخہ تیار کر کے ان سائل کی خدمت میں ارسال کر دیا پھر مجھے کچھ اور مواد نظر آیا جو کہ اس مقام کے مناسب بھی ہے اور اہل فہم اس کے ذکر کو پسند کرے گے تو میں نے چاہا کہ روحانی بیمار کے علاج کی غرض سے اس ان ئے مضمون کو بھی اپنے رسالے کے ساتھ ملحق کردوں اور بسا اوقات تحریر میں تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے لیکن میں نے اس رسالے کا نام اور اس کی ترتیب وہی رکھی ہے(1) ۔

کتاب کی تقسیم کاری :-

جیسا کہ مصنف علیہ رحمہ نے فرمایا کہ یہ کتاب چار ابواب اور ایک خاتمے پہ مشتمل ہے۔

پہلا باب: اقطاب، ابدال، اوتاد، نجباء، نقباء کی صفات، حالات، تعداد اور جائے رہائش کے بیان میں ہے۔

دوسرا باب: ان آثار نبویہ کے بیان میں ہے جو کہ ان مخصوص اولیاءاللہ کے موجود ہونے اور باقی مخلوق سے ان کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔(جب احادیث وآثار لاتے ہے تو یہ انکے منکرین پر رد ہوتا ہے اور صاحب کتاب میں بعض مقامات پر کئ طرق سے احادیث لاتے ہے اور اخبار کے صحیح ہونے پہ بھی تنبیہ فرماتے ہے تاکہ اچھی طرح رد ہو)۔

تیسرا باب: قطب وغوث کے بعض حالات کے بیان میں ہے۔

چوتھا باب: اس چیز کے بیان میں جو قطب پر نازل ہوتی ہے اور اس بیان میں کہ جو کچھ ان پر وارد ہوتا ہے وہ اس یں کس طرح تصرف کرتے ہے۔

خاتمہ: معجزہ، کرامت، اھانت، معونت، ارھاص، استدراج میں فرق کو بیان کیا ہے۔

پھر آپ نے تتمہ طور پر اولیائ اللہ، انکی کرامات اور اخبار کے متعلق کلام کو مکمل فرمایا ہے۔

اور آخر میں اھل اللہ اور اولیاء سے توسل میں 26 اشعار پر مشتمل بہترین اور عمدہ قصیدہ ارشاد فرمایا ہے(2)۔

آپ علیہ رحمہ نے اس رسالے کو بدھ کی صبح 8 شوال المکرم 1224 کو مکمل فرمایا ہے(3)۔

مؤلف: محمد عمیر رضا عطاری جامعۃ المدینہ فیضان بغداد کورنگی کراچی

(1) اجابة الغوث ببيان حال النقباء ، والنجباء ، و الابدال ، و الاوتاد ، والغوث ص27 مكتبة القاهرة.

(2) اجابة الغوث ببيان حال النقباء ، والنجباء ، و الابدال ، و الاوتاد ، والغوث ص5-6 مكتبة القاهرة (بتصرف)۔

(3) اجابة الغوث ببيان حال النقباء ، والنجباء ، و الابدال ، و الاوتاد ، والغوث ص77 مكتبة القاهر۔